سوال

(232) محکمہ کے قانون پر عمل کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

فیصل آباد سے محمد شریف لکھتے ہیں۔ کہ میں محکمہ واپڈا میں بطور میٹر ریڈر تعینات ہوں میرا کام دفتر سے باہر جاکر بجلی کے میٹر چیک کرنا ہے۔ محکمہ اس کے عوض مخصوص شرائط کے ساتھ T.A ادا کرتا ہے۔ یہ الاؤنس حاصل کرنے کے لئے مجھے مندرجہ ذیل بیان حلفی دینا پڑتا ہے۔

1۔ میں جہاں گیا ہوں وہ قطعی طور پر دفتر سے 16 کلومیٹر دور ہے حالانکہ وہ فاصلہ اس سے کم ہوتا ہے۔

2۔ اس ڈیوٹی پر میرے آٹھ گھنٹے صرف ہوئے ہیں۔ حالانکہ میرا اتنا وقت صرف نہیں ہوتا۔

3۔ میرا قطعی طور پر T.A کے مطابق خرچہ ہوچکا ہے۔ حالانکہ یہ بھی خلاف واقع ہوتا ہے میرا اتنا خرچ نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ T.A کا بل پاس کروانے کے لئے مجھے اصل رقم کا 10 فیصد افسران بالا کو بطور رشوت دینا پڑتا ہے۔ اب کیا اس طریقہ سے حاصل کیا ہوا پیسہ میرے لئے حلال ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

مالی معاملات کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کے مال ناروا طریقہ سے مت کھاؤ۔''(2/البقرہ:188)

حدیث میں ہے ''کہ جو انسان جھوٹی قسم اٹھا کر کچھ مال ہتھیا لیتا ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر انتہائی ناراض ہوں گے۔ اور وہ شخص اللہ کی نظر رحمت سے بھی محروم رہے گا۔ بعض روایات میں ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام کردیا ہے۔''(ابوداؤد وسنن نسائی)

مذکورہ بالا ارشاد ربانی اور فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر ناجائز طور پر مال کمانا اور اس کا استعمال کرنا حرام ہے۔ اس بنا پر صورت مسئولہ میں مذکورہ T.A لینے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس کا یہ حق ہے کہ رشوت دے کر اسے حاصل کیا جائے بلکہ رشوت کے بغیر بھی اگر ملتا ہے تو اس رقم کا لینا جائز نہیں ہے۔ چہ جائیکہ رشوت جیسے گھناؤنے جرم کا بھی ارتکاب کیا جائے۔ رشوت کے کاروبار کے متعلق فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ''رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں جہنمی ہیں۔ ''بعض روایات میں ہے کہ ان دونوں کے درمیان جو واسطہ بنتا ہے۔ وہ بھی جرم میں برابر کا شریک ہے۔ باعث افسوس تو یہ معاملہ ہے۔ کہ محکمہ کی زیر نگرانی ایسے کام سر انجام پاتے ہیں۔ کیوں کہ افسران بالا کو علم ہوتا ہے۔ کہ اہل کار کا فاصلہ کتنا ہے۔؟ اور وہ کتنا وقت اس پر صرف کرتا ہے چونکہ اس خود ساختہ T.A کا دس فیصد ان کی جیب میں آنا ہوتا ہے۔ اس لئے اہل کار کو جھوٹ بولنے کی ترغیب

دی جاتی ہے۔ لہذا ایک مسلمان کے شایان شان نہیں ہے کہ وہ اس طرح حرام زرائع سے مال کمائے اور اپنی عاقبت کو برباد کرے۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:263